ہم تیری طرف بذریعہ وحی پہنچاتے ہیں۔تو ان کے پاس نہ تھا جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریم کو ان میں سے کون پالے گا؟ اور نہ تو ان کے جھگڑے کے وقت پاس تھا۔"

﴿تلک من أنبآء الغیب نوحیھآ إلیک ما کنت تعلمھآ أنت ولا قومک من قبل ھذا فاصبر إن العاقبة للمتقین ۞﴾[ھود ٤٩] "یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں،جن کی وحی ہم آپ کی طرف کرتے ہیں۔انہیں اس سے پہلے آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم،اس لیے آپ صبر کرتے رہیے (یقین مانیے) کہ انجام کار پرہیزگاروں کے لیے ہی ہے۔"

﴿ذلک من أنباء الغیب نوحیه إلیک وما کنت لدیھم إذ أجمعوآ أمرھم وھم یمکرون ۞﴾ [یوسف ١٠٢] "یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں،آپ ان کے پاس نہ تھے جبکہ انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے۔"

❁❁..........❁❁

مفید نصائح:

انتخاب: عبدالغفار خان سیکشن آفیسر وزارت خزانہ

❁ انسان اگر کسی کے سامنے روئے یا اپنا دکھ بیان کرے تو دوسرا شخص اس کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن یہی عمل اگر اللہ کے سامنے کرے تو وہ اسے اور قریب کرتا ہے۔اس لیے لوگوں کے سامنے مسکراؤ اور اللہ کے سامنے سر جھکاؤ۔

❁ مانگو اسی سے، جو دیتا ہے خوشی سے......اور کہتا نہیں کسی سے۔

❁ آپ اپنی کتاب کے خود مصنف ہیں، جو قیامت کے دن کھولی جائے گی۔یقین کرو کہ آپ اس میں پڑھنے کے لائق چیزیں ہی لکھ رہے ہیں۔

❁ اپنے خیالات پر قابو رکھو، جب آپ اکیلے ہوتے ہیں......اور اپنے الفاظ پر قابو رکھو، جب آپ لوگوں کے سامنے ہوں۔

❁ ایک درست فیصلہ اعتماد کو دوگنا کرتا ہے......اور ایک غلط فیصلہ تجربے کو دوگنا کر سکتا ہے۔

❁ اپنی زندگی میں ہر کسی کو اہمیت دو......جو اچھا ہوگا وہ خوشی دے گا، اور جو برا ہوگا وہ سبق دے گا۔

❁❁❁❁❁

علماء کرام اور فضلاء کی ذمہ داریاں

اختصار وانتخاب: ابوحبیب

آج کے دور کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ علماء کرام آج کے دور میں اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے ادا کرنے کے لیے زمینی حقائق کو سمجھ لیں۔ موجودہ دور کے چیلنج کا ادراک کرنا لازم ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اس وقت تہذیبی ،فکری ،علمی عملی اور تبلیغی میدانوں کے تقاضے کیا ہیں؟ آج کے دور میں علم کا کونسا مسئلہ درپیش ہے؟ موجودہ حالات کا ادراک وفہم آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ پھر اس کے نتیجے میں علمی اور فکری سطح پر خود کو مسلح کرنا آج کے دور کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔ اپنے مسائل کے تدارک کے لیے پہلے ان کا ادراک کرنا ضروری ہے۔

آج یونان کا فلسفہ اور فکر رائج نہیں، جس وقت یونانی فلسفہ کا عروج تھا، اس وقت امام غزالیؒ اور امام ابن تیمیہؒ نے پہلے اس کو پڑھ کے سمجھا اور پھر اس کا رد کیا۔ آج ہمیں پہلے تو یہ سمجھنا ہوگا کہ ہمارا واسطہ کس کلچر، تہذیب اور کس قسم کے فکر و فلسفہ سے ہے؟ اور اس کے مقابلے کے لیے اسلامی فکر، فلسفہ، تہذیب اور کلچر کیا ہے؟ اور ہم قرآن وسنت کی روشنی میں موجودہ دور کے فکر وفلسفہ کا توڑ کیسے کر سکتے ہیں؟ نیز ہم کو یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ ان علوم کا ابلاغ کیسے ہو؟ ان کے استعمال کے لیے کون سی زبان استعمال کی جائے، اور دنیا سے اپنا موقف منوانے کے لیے کن دلائل کی بنیاد پر بات کی جائے؟

ضروری ہے کہ ایک عالم کی نظر موجودہ حالات پر بھی ہو، اور اس کا رشتہ "صفہ" کی درسگاہ سے بھی جڑا ہوا ہو۔ اسے قرآن وسنت اور دینی علوم پر بھی دسترس حاصل ہو، اور اس کا ہاتھ قوم کی نبض اور زمانے کی رفتار پر بھی ہو۔ جس عالم کا رشتہ اپنے اصل اور ماضی سے کمزور ہو وہ نامکمل ہے۔ اور جو موجودہ حالات سے واقف نہ ہو وہ بھی ادھورا ہے۔

ہر میدان کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں اور ہر میدان کا کوئی خاص قسم کا اسلحہ ہوتا ہے، جس کے بغیر چارہ کار نہیں۔ علم وفکر کے میدان کی ضرورت اور اسلحہ دلیل، استدلال، منطق اور برہان ہے۔ آج کے اہل باطل اور کفار طاقت، اسلحہ، ڈرون حملوں اور دھمکی کی زبان میں بات کرتے ہیں۔ وہ آج پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کو دھمکیاں دیتے ہیں۔ ان کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کرتے ہیں اور اسلحہ ہی کے بل بوتے پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن یاد رکھیں! جو فتح طاقت کے نشے میں بدمست لوگ حاصل کرتے ہیں، وہ بالکل عارضی ہوتی ہے۔ ایک نہ ایک دن ضرور شکست کھاتے ہیں، جبکہ دلیل اور علم کامیاب ہوتے ہیں۔ جنگ کسی مسئلے کا حل ہے، اور نہ اس کے ذریعے دیرپا فتح